Registered

L. M. 89.

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۰) مطبوعہ ۱۹ مئی ۱۹۰۵ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبار

گورنمنٹ ہند نے اُن ہیز ریپشنوں کو سکرٹری آف سٹیٹ کے حضور میں پیش کرنے سے انکار کر دیا تھا جو وہ گذرے کو کلکتہ کے ٹاون ہال میں لارڈ کرزن صاحب بہادر کے برخلاف پاس ہوئے تھے۔ اب ڈاکٹر راش بہاری گھوس نے جو اس جلسہ کے پریزیڈنٹ تھے براہ راست یہ ریزولوشن انڈیا آفس کو بھیجے ہیں۔ انگلستان میں دو باپ بیٹوں کی شادیاں ہوئی ہیں باپ کی عمر ۵۷ سال اور اُس کی دلہن کی عمر ۱۷ سال کی ہے۔ بیٹے کی ۲۴ سال اس کی بیوی کی ۷۰ سال۔ چھپرہ کے دو سوداگروں کو کسی بیوپاری نے نشہ پلا کر کل مال زر اڑا لیا۔ کل رقم چندہ کی ۱۲ مئی تک جو ہز آنر لفٹنٹ گورنر صاحب کے کانگڑہ ریلیف فنڈ کے لئے بنگال بنک میں پہنچ گئی ۴۸۸،۷۷ روپیہ ہے۔ ابتک کلکتہ بھونچال کا امدادی چندہ جو بنگال چیمبر آف کامرس کی کمیٹی کی اپیل پر فراہم ہوا ہے ۱۱۰۱۵ روپیہ ہے۔ کانگڑہ میں رصدخانہ۔ پرائیویٹ سکرٹری کے گھر از سرنو تعمیر کئے جائینگے کیونکہ بھونچال سے اُن کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ کانگڑہ کے لوگوں کا گزارہ کسی تجارت یا کارخانہ پر نہ تھا بلکہ اس مندر کی آمدنی پر جس میں لوگ دور نزدیک سے لگاتار آیا کرتے تھے۔ اگر سرکار کانگڑہ کو پھر آباد کرنا چاہتی ہے تو اس مندر کو از سرنو تعمیر کرے۔ اس مندر کی مورت کو کچھ نقصان نہیں پہنچا اور وہ اب ملگئی ہے۔ یہ سیول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار کی رائے ہے + ایک روسی جاسوس سنگاپور میں قلعوں کا نقشہ کھینچتا ہوا گرفتار ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں سائبیریا سے بھاگ کر آیا ہوں۔ اور یہ بھی کہتا ہے کہ میں نے قلعوں کا نقشہ نہیں کھینچا اور نہ کھینچتا ہوں۔ پانی پت کے شارع عام میں ایک قصائی نے ایک نوجوان قصائی کو چھری سے قتل کر ڈالا۔ زلزلہ سے ریاست منڈی میں قریبًا ایک میل زمین دھس گئی اور ایک گز چوڑی دراڑ پڑگئی جس سے پانی نکل کر ایک اچھی خاصی جھیل بنگئی۔ شملہ میں قانون سکہ پاس ہوگیا ہے جس کے رو سے ایک آنہ کا سکہ جالیدار اور سفید رنگ کا ہوگا اور روپیہ اور ادھیلا اور پائی بھی نئی وضع کے خوبصورت اور کانس کے جاری ہونگے۔ تقسیم بنگالہ کے متعلق قریبًا سو جلسے لارڈ کرزن صاحب کے خلاف منعقد ہوچکے ہیں جس سے ثابت ہے کہ پبلک لارڈ صاحب موصوف کی کیسی مخالفت ہے۔ انگریزی اخبارات سے واضح ہے کہ اب لارڈ کرزن صاحب ہند کی وائسرائی سے سبکدوش ہوکر واپس ولایت چلے جائینگے اور آن کی بجائے غالبًا لارڈ سلبورن صاحب ہائی کمشنر جنوبی افریقہ اس عہدے پر مامور ہونگے۔ مدراس گورنمنٹ کی طرف سے بچپن کی شادی کرنے والے ۷۸ مجرموں کو سزا ملی ہے۔ لارڈ کچنر کمانڈر انچیف اور لارڈ کرزن صاحب وئسرائے ہند کے درمیان بڑی کشیدگی خاطر پیدا ہوگئی ہے۔ ۱۳ مئی کے بعد کی خبر ہے کہ جنرل لینے وچ ۱۱ کو تار دیتے ہیں کہ منچوریہ میں دشمن نے ہمارے یمین پر دھاوا کیا مگر پسپا کئے گئے۔ سندر واقعہ امرکہ میں ایک فساد کے درمیان ۲۰۰ آدمی قتل اور مجروح ہوگئے۔ ۱۱ مئی کی خبر ہے کہ پیٹرسبرگ واقع امریکہ میں ریلوے حادثہ سے دو سو آدمی قتل اور مجروح ہوگئے۔ امریکہ کے ایک سائنس دان نے بیس سال کے تجربہ اور بصرف زر کثیر ثابت کیا ہے کہ زمین گول نہیں بلکہ مربع ہے اور یہ حرکت نہیں کرتی بلکہ ساکن ہے۔ بھاگسو اور کانگڑہ میں ابتک بھونچال آتے رہتے ہیں۔ ۵ مئی کو بھاگسو کے اوپر کا بلند پہاڑ بنام دھولی دھار گر گیا۔ پانچ منٹ تک گڑگڑاہٹ ہوتی رہی۔ تمام آسمان دھواں دھار ہوگیا اور پہاڑی سے جابجا پانی نکلنے لگے۔ ریاست کپورتھلہ میں قتل رشوں کی بڑی گرم بازی ہے۔ موضع پانچٹ علاقہ تحصیل پھگواڑہ میں ایک شخص نے دو لڑکوں کو کنوئیں میں دھکیل دیا۔ اُس کو سزائے حبس دوام ہوئی۔ علاقہ بھنگا میں ایک شخص نے ایک عورت کو مار ڈالا۔ تحقیقات جاری ہے۔ علاقہ سلطانپور میں چند نمبرداروں پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے پولیس کی دست درازیوں کے ڈر کے مارے ایک حرام کے بچے کو دریا برد کردیا۔ تحصیل ڈھلوان کے ایک چپراسی کی لاش ایک کھیت میں برآمد ہوئی۔ بد انتظامی کے نتائج ہیں۔ راجہ کپورتھلہ اور اُن کے منتظمان ریاست کو اس طرف بڑی توجہ کرنی چاہئے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے درمیان نفاق برپا ہوگیا ہے۔ افسوس اس مرض نے ہندوستان کا کیسا ستیاناس کر رکھا ہے۔ جاپان میں ایک بحری افسر کو غفلت مجرمانہ کی اس عجیب طریق سے سزا دیگئی کہ مجرم افسر کو درمیان میں بٹھلایا گیا اور اسکے سامنے ایک خنجر رکھدیا اور دیگر افسران اسکے گرد بیٹھ

ایڈیٹوریل نوٹس

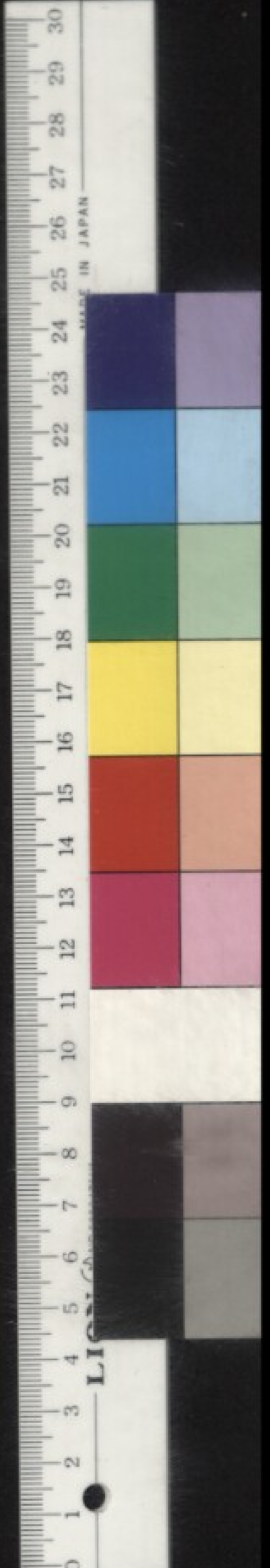
الہ آباد انڈین کرسچن ایسوسی ایشن کے گذشتہ جلسہ میں مسٹر ایچ ڈیوڈ صاحب ایم۔ اے نے جو اس زمرہ کے ایک سرآوردہ ممبر ہیں اور خود اس ایسوسی ایشن کے جنرل سکرٹری ہیں ایک مدلل اور معقول کاغذ پڑھا جس میں انہوں نے یہہ التجا کی کہ مسیحی نوجوان کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ایک انڈین کرسچن انسٹیٹوٹ یا اکاڈمی قایم کی جاوے۔ انہوں نے بذریعہ اسٹیٹکس یہہ بتلایا کہ الہ آباد یونیورسٹی کے حلقہ میں دو لاکھ ہندوستانی مسیحی جوان ہیں اور ان میں تعلیم کی حیثیت سے نہایت ہی حیران کرنیوالی تصویر نظر آتی ہے۔ لیکن اگر انکا اپنا کالج ہو جس کے لئے چھ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے تو اُن کی تعلیمی اور سوشل حالت بہت ہی عمدہ ہو جائیگی۔ انہوں نے اس امر کی بھی تحریک کی کہ اس مقصد براری کے لئے اگر ہر ایک ہندوستانی مسیحی اپنی ایک ایک ماہ کی تنخواہ دیدالے اور یورپین صاحبان اپنی ہمدردی میں سے دل کھول کر دیں تو امید قوی ہے کہ گورنمنٹ بھی غریب ہندوستانی مسیحیوں کے حقوق پر جو اپنے بچوں کی تعلیم میں کشمکش کر رہے ہیں بے توجہی نہیں کر سکتی اور اس طرح وہ مجسٹی کے نمکحلال اور پابند قانون اور مفید رعیت بنائیگی"

ہم اپنے ہندوستانی اور پنجابی مسیحی بھائیوں کو اس نیک نیتی اور بکار خیر اور بہبودی و ترقی قوم کے اعلیٰ ذریعہ کی طرف بڑے زور سے توجہ دلاتے ہیں کہ ایک دل اور ایک جان ہو کر اپنے تن من دھن سے اس کام میں شریک ہوں۔ آجکل کونسی قوم ہندوستان میں ہے جس کے اپنے مدرسے اور کالج نہیں؟ ہندو مسلمان اور سکھ سبھوں کے اپنے اپنے انسٹیٹوٹ اور سکول موجود ہیں۔ مگر ایک مسیحی قوم ہی ایسی ہے جو اس کام میں اُن سب سے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ یہہ امر اُن کی بزدلی اور کم ہمتی پر دال ہے۔ ورنہ کیا ہندوستانی مسیحی اس مرحلے کو طے نہیں کر سکتے؟ کیا سرکار اور سرکاروں کی سرکار اُن کی مدد اور اعانت کو تیار نہیں؟ انگریزی مثل بالعموم ہندوستانی مسیحیوں پر صادق آتی ہے"۔ آسمان (خدا) اسکی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتا ہے۔ اس میں ایک ایک ماہ کی تنخواہ دینی کوئی مشکل بات نہیں جب یہہ رقم فراہم ہو جائیگی تو یہہ بھی کوئی مشکل امر نہیں کہ ایسے جان نثار پروفیسر اور اُستاد بھی نکل آوینگے جو تھوڑی تھوڑی تنخواہ لیکر اس کام میں شریک ہونے کو بالکل اپنے آپ کو وقف کر دینگے۔ آؤ مسیحی بھائیو جاگو! اور اپنے پیروں پر کھڑے ہو۔

امریکہ میں ہندوستانی۔ ہم گذشتہ پرچہ میں مختصراً بتا چکے ہیں کہ امریکہ میں ہندوستانیوں کو کیا کیا فایدہ ہو سکتے ہیں اور مزید خط و کتابت کے لئے مسٹر جیون چرن سنگھ صاحب کا سرنامہ بھی شایع کر دیا ہے۔ آیندہ پرچہ میں ہم اردو اخبار لاہور سے اُن کی نہایت مفید مطلب چٹھی کا مختصر بیان مگر ضروری امور نقل کر کے فایدہ عام کے لئے درج کریں گے جس سے کئی ایک سوال جو بعض شایقین کے دل میں امریکہ کی نسبت مزید تلاش کی بابت پیدا ہوتے ہونگے اُن کے جواب عمدہ طور پر معلوم ہو جائینگے اور ہر ایک شخص بخوبی معلوم کر لیگا کہ ہمیں سفر کے لئے کیا سامان کرنا چاہئے اور کس ارادہ سے جانا اور کس طور پر وہاں جا کر زندگی بسر کرنی اور مزید کس علم پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ہر ایک شخص اس خط کو پڑھکر بخوبی سمجھ لیگا۔ اور جیسا اسکا منشا اور ارادہ ہو عمل کر سکیگا۔

عیسائی قوم کی حالت ہند میں۔ شاید ہند میں کوئی ہی ایسی قوم ہوگی جو عیسائی قوم کی طرح بے سر و سامان۔ خانہ بدوش۔ غیروں کی دست نگر۔ بے جایداد۔ اور غریب ہوگی۔ دیگر اقوام زمین کے مالک علم و فضل میں گوئے سبقت بردہ۔ جایدادوں کے مالک۔ متمول اور سلف سپورٹ ہیں اور کسی غیر کے دست نگر نہیں۔ انمیں ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا جج منصف پلیڈر تحصیلدار۔ وغیرہ وغیرہ بلکہ ڈپٹی کمشنر بھی بہت سے موجود ہیں مگر ہمارے ہندوستانی مسیحی بہت پیچھے ہٹے ہوئے ہیں۔ سرکار دولتمدار نے بار میں ہندو و مسلمانوں کو زمین دی ہے مگر مسیحیوں کی طرف بالکل توجہ نہیں ہے۔ اگر شاذ و نادر کسی وقت کوئی عرضی دے بھی دے تو اعتراضات اُن پر پیش کئے جاتے ہیں جو بے اصل اور بے سود ہوتے ہیں اور وہی دیگر اقوام پر بھی صادق آتے ہیں مگر اُن کے حق میں کچھ پرواہ نہیں کیجاتی اور ان کی نسبت بے اثر رکھتے ہیں۔ ہم اپنی سرکار عالیہ سے دست بستہ نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ ہم مسیحیوں کو بھی بلا کسی طرفداری کے زمین عنایت ہو۔ اس امر خیر کا ایک علانیہ اعلان ہو اور ہمارے پاس وہ اعلان بھیجدیا جاوے تاکہ ہم اخبار میں بلا کم و کاست مسیحیوں کے لئے اسکو مشتہر کر دیں۔ وہ زمینیں جو مشتہر ہوئی کو دیگئی ہیں ان سے مسیحیوں کو بہت کچھ فایدہ نہیں پہنچ سکتا۔ امید قوی ہے کہ ہماری گورنمنٹ اس عرض پر ضرور توجہ فرما کر ہم غریبوں کا حوصلہ افزائی کریگی اور ہم اُس کے ہمیشہ مداح اور دعاگو رہینگے +

ہم جانتے ہیں ہوا اُدھر ہی کو جاتی ہے جدھر خالی جگہ ہوتی ہے۔ جب تم دیکھو کہ بادصرصر چل رہا ہے تو تم جان لو کہ کسی نہ کسی مقام پر خالی جگہ ہے۔ مجھے اس حقیقت کا پورا یقین ہے۔ اگر ہم اپنے اندر سے تمام غرور بطلان ذاتی راستبازی۔ خود خواہی اپنی تعریف کی خواہش عزت اور ترقی کو نکال دیں اگر ہم کسی الٰہی طاقت کے ذریعہ اپنے آپ کو ان تمام باتوں سے خالی کر دیں تو روح القدس بادصرصر کی مانند ہمکو پر کریگی۔





البقیہ

خدا کی بابت ویدک تعلیم

۳۵۴ سے ۳۵۶) - وہ دونوں ایک ہی رتھ پر چڑھتے ہیں جو فضا میں مثل برق کے چمکتا ہے" (الیضاً ۸ ہم ۲ صفحہ ۱) - "اُن میں ناقابل مقابلہ طاقت ہے" (الیضاً صفحہ ۳۵۲ و ۳۵۳) اور سے عالم سماوی خیال کو سنبھالتے ہیں"۔

اِن مقامات محولہ سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ - یہہ تینوں دیوتا اگرچہ اُن کے بعض علیحدہ علیحدہ نام اور شخصیت بتلائی گئی ہیں مگر صفات اور مقام کے لحاظ سے ایک ہیں - وہ ایک دوسرے کے منافی اور متضاد نہیں ہیں - ہمارے ہندوستانیوں قدیم رشیوں اور بزرگوں کا خیال اُن کے اِس عمل سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک خدا کی جو اِن اوصاف مذکورۂ بالا سے متصف ہے پرستش اور عبادت کرتے تھے - اور یہہ بیان مذکورۂ بالا مقولہ اور شرح کی تائید کرتا ہے کہ "ایک نام سے بہنسین نامی ہے اور وہ اسکو اندر، مترا، ورونا، اگنی کے نام سے موسوم کرتے ہیں - اور وہ سماوی اور عمدہ پروں والا گروتمت ہے - دانا لوگ اس کو جو ایک ہے کئی ناموں سے پکارتے ہیں - وہ اس کو اگنی، یما، مترسواں کہتے ہیں" (رگ وید منڈل ۱ م ۱۶۴ : ۴۶)

آخر میں ہم اپنا خیال پروفیسر جے - این فرقوہر صاحب ایم - اے کلکتہ کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں "پس میرا خیال یہہ ہے کہ تمام زمانوں کے ہندوؤں کے دلوں کی عین تہہ میں - جبکہ عام مذہبی انکشاف انکے دلوں میں پکے طور پر جاری تھا - ایک شخصی خدا کی حس پائی جاتی تھی جسکی عبادت دعا - تعریف - اور قربانی سے کی جاوے - ہم نے دیکھ لیا کہ ہندومت کی تواریخ اس معاملہ میں کیا کہتی ہے - ہم نے یہہ بھی دیکھ لیا کہ علم ادب کیا کہتا ہے - اور کل ملک (ہندوستان) کا ہر ایک مندر اور یہ ایک مورت جو گھر یا مندر میں ہے - اور ہر ایک طور عبادت جو عمل میں لایا جاتا ہے اس شخصی خدا کی حس کی اور زیادہ دلیل ہے - دیوتاؤں کی کثرت کے صرف یہی معنے ہیں کہ کوئی دیوتا دل کو اطمینان نہیں دیتا - ایک زندہ دل خدا کے لئے پکارتا ہے ... صرف مسیحیت ہی وہ اکیلا مذہب ہے جو ہندوؤں کی اس خواہش کا ماحقہ جواب دیتا ہے - وہ خیر دیوتاؤں سے جیتے ہوتے ہیں اسلئے کہ وہ شخص ہیں - اگرچہ انہوں نے اسباب کا بھی اقرار کیا کہ برہما کے مقابل وہ صرف ظہوری ہیں - اگرچہ وہ ازلی نہیں ہیں (کیونکہ جب دنیا نیست ہو گی تو وہ بھی نیست ہو جاینگے) اور اگرچہ ان کا اخلاق بعض صورتوں میں شرم کا موجب ہیں - وہ خدا جس کو مسیحی پیش کرتا ہے ویسا ہی شخص ہے جیسا اگنی - اندر - وشنو یا کال ہے - جبکہ وہ اعلیٰ ترین اور ازلی اور راست ہے" (نیشنل انڈیا کانفرنس آف کرسچین ورکرس مسوری ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۵ و ۲۶)

مذکورہ بالا تمام بیان سے ظاہر ہے کہ جیسا ایک واحد خدا کا قدیم آریائی خیال کا ویدوں میں پایا جانا ظاہر ہوا ایسا ہی اسکی صفات حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ کا بھی خیال پایا جاتا ہے - اور یہہ امر کہ قدیم آریہ لوگ اس اکیلے خدا کی پرستش کرتے تھے اور اسی سے اپنی تمام مرادیں مانگتے تھے اور اس کی حمد و ثنا میں اپنی شانتی جانتے تھے ویدوں سے بخوبی واضح ہے کہ وہ اسکو قادر مطلق اور سب سے اعلیٰ ہستی اور اپنے پرستاروں کی دعاؤں کا سننے والا اور اُن کی مرادیں پوری کرنے والا یقین کرتے اور اس کے مطابق اُس پر عمل بھی کرتے تھے - وہ اپنی تمام دنیاوی اور سماوی بہبودی کا انحصار اُس پر تصور کرتے تھے - اُس کی عبادت اپنا معمول اور فرض سمجھتے تھے - اگرچہ یہہ تمام صفات ویدوں کے دیگر مقامات سے بھی واضح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں تو بھی بالاختصار مذکورہ بالا بیان سے روشن ہو گئی ہیں -

علاوہ اسکے رگ وید کے ۱۰ویں منڈل کے ۱۲۹ویں گیت میں جو ایسا ہی بیان پایا جاتا ہے جیسا کہ پیدائش کی کتاب کے پہلے باب کی ابتدائی آیتوں میں خدا کی بابت اور دنیا کی اصلی حالت کی بابت موجود ہے - یہاں خصوصاً چند سطور ہم گڈو تکنڈ صاحب کی کتاب ویدک ہیمن کے صفحہ ۱۹ سے اقتباس کرتے ہیں

دن اور رات کے درمیان کوئی حد نہ تھی -
صرف وہ اکیلا سانس لیتا تھا جو نفس بے سانس تھا -
اسوقت اسکے سوا اور کوئی شے نہ تھی -
تاریکی وہاں تھی - اور تمام اشیاء پہلے پہل
عمیق تاریکی میں چھپی ہوئی تھی - ایک سمندر جس میں روشنی نہ تھی

. . . .

تب سب سے پہلے محبت اسپر آئی - ذہن کا نیا آغاز
. . . . . . مخلوق اور غیر مخلوق کے درمیان کا رشتہ -

. . . .

خود دیوتا بھی بعد ازاں ہستی میں آئے کون جانتا ہے
کہ یہہ بڑی خلقت کہاں سے آئی وہ جس سے یہہ تمام بڑی
خلقت نمود ہوئی آیا اسکی مرضی مخلوق تھی یا متغیر -

نہایت بلند میں جو اعلیٰ ترین آسمان میں ہے
وہی اسکو جانتا ہے - یا شاید وہ بھی اسکو نہیں جانتا -
اور پھر ۱ منڈل کے پرش سکت میں پرش - خدا - یا
انسان - یا دونوں کی بابت مرقوم ہے -

وہ خود عالم موجودہ ہے - وہی ہے جو کچھ ہوا اور
تھا اور ہوگا وہی غیر فانیت کا خداوند ہے"۔

پھر یوحنا کی انجیل کے پہلے باب کی اول آیات اور دوسرے زبور کی ۷ آیت کے مضمون کے موافق یوں مسطور ہے -

"۱ ابتدا میں ہرنیہ گربھ مبعوث ہوا (طلائی روشنی کا منبع) وہی صرف تمام موجودات کا مولود خداوند تھا - اُس نے زمین اور آسمان کو قایم کیا -
"وہ کون معبود ہے جس کے سامنے ہم اپنی قربانی چڑھائینگے؟
۲ وہ جو زندگی دیتا ہے - وہ جو طاقت دیتا ہے - جس کی برکات کے تمام پُر نور دیوتا مشتاق ہیں - جسکا سایہ بقا ہے جسکا سایہ موت ہے -
"وہ کون معبود ہے جسکے سامنے ہم اپنی قربانی چڑھاوینگے؟
۳ وہ جو اپنی قدرت سے سانس لینے والے اور جاگتے

ہوئے عالم کا اکیلا بادشاہ ہے۔ وہ جو تمام انسانوں اور حیوانوں پر حکومت کرتا ہے۔

"وہ کون معبود ہے جس کے سامنے ہم اپنی قربانی چڑھاویں گے؟

۴۔ "وہ جسکی قدرت کا برفانی پہاڑ جسکی قدرت کا سمندر اعلان کرتے ہیں یہہ دور دراز دریا ۔ وہ جسکے یہہ ممالک ہیں گویا کہ وہ اسکے دو بازو ہیں۔

"وہ کون معبود ہے جس کے سامنے ہم اپنی قربانی چڑھاویں گے؟

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

تذکرۃ الحکمائے یونان

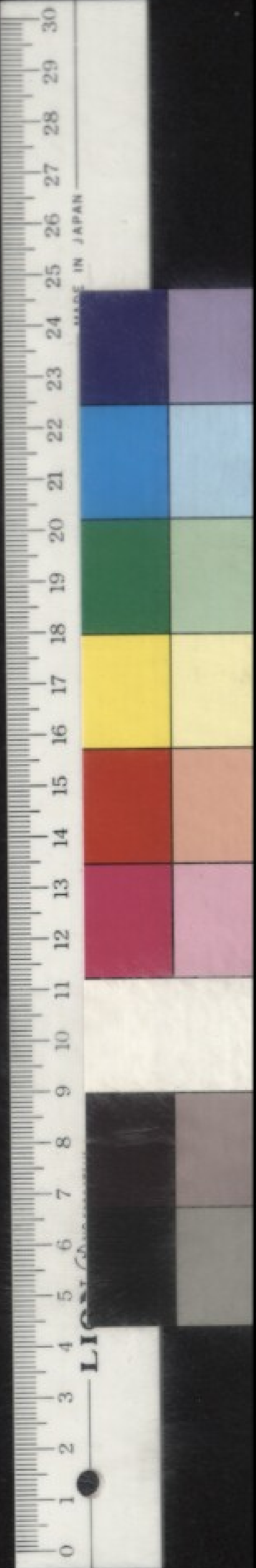
تھیلس نے تمام چیزوں کی اصل پانی کو گردانا تھا اور انا کسیمنس نے ہوا کو مگر ہیراکلیٹس نے آگ کو وہ اکیلا اور قایم بالذات مادہ تصور کیا جو لطافت اور کثافت کے سلسلہ میں ظاہر ہوتا ہوا اور بہ عناصر کا بانی بنا۔ اس ابتدائی عنصر یا جوہر نے منقلب ہوتے ہوئے تین صورتیں پکڑیں یعنی آگ سے پانی اور پانی زمین پیدا ہوئی۔ یہہ اسکی زیرین سمت ہے اور بالائی سمت یہہ ہے کہ زمین سے پانی اور پانی سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ اس کو وہ پارہ ۶۹ میں یوں بیان کرتا ہے کہ "بالائی سمت اور زیرین سمت ایک ہے" "تمام چیزیں آگ سے پیدا ہوتی ہیں اور پھر آگ میں جاتی ہیں" "تمام چیزیں آگ میں متبدل ہوتی ہیں اور آگ تمام چیزوں میں جسطرح زیورات سونے میں اور سونا زیورات میں تبدیل ہوتا ہے" (پارہ ۲۲) اسطور سے ہم یہہ نہیں کہہ سکتے کہ دنیا اصل میں مست ہے کیونکہ اسکا عقیدہ تھا کہ تمام دنیا دایمی اجرا میں ہے اسکو وہ بہہ جانا کہتا ہے یعنی ایک ہستی ہمیشہ دوسری ہستی میں گذرتی رہتی ہے ہر ایک ذرہ ایک دوسری صورت میں گویا پیدا ہوتا ہے اور پیدا ہوتا دوسری صورت میں گویا مرتا ہے" "تمام چیزیں ہمیشہ اجرا میں اور کسی شئے کو قیام نہیں ہے" (ارسطاطالیس De Coelo کتاب ۱ باب ۹۸ و ب ۳۰) "تمام اشیا رجلی جاری ہیں اور کوئی چیز قایم نہیں رہتی" (افلاطون۔ کراٹوس ۴۰۲) "وہ ایک ہی چشمہ میں دو دفعہ داخل نہیں ہو سکتا" (پارہ ۴۱ و ۸۱) جس طرح سے دریا کا پانی گذر جاتا ہے اور واپس نہیں آتا اسی طرح ہر ایک چیز دوسری شئے میں گذرتی رہتی ہے "تمام چیزیں ایک سے آتی ہیں اور ایک تمام چیزوں سے" (پارہ ۵۹) "خدا رات اور دن ہے۔ سرما و گرما۔ جنگ و صلح۔ سیری اور بھوک" (پارہ ۳۶) اور یہہ آگ ہے "یہہ دنیا۔ کل کے عوض میں ایک۔ اسکو نہ تو دیوتاؤں میں سے کسی نے اور نہ نسل انسانی میں سے کسی نے بنایا ہے۔ مگر وہ ازلی زندہ آگ ہے جو ہمیشہ تھی اور ہے اور ہوگی" (پارہ ۲۰) ہر ایک لحظہ میں نقیضین کا اتحاد (یعنی ہستی و غیر ہستی کا) اس دنیا کا قانون ہے جنگ (ڈیوجنیس لائرٹیس ۹،۸) "جنگ تمام چیزوں کا باپ ہے" (پارہ ۶۲ و ۴۴) "وہ جو دوسرے کے ساتھ جنگ کرتا ہے اپنے آپ کو سمجھاتا ہے" (پارہ ۴۵) "وہ جو علیحدہ ہوتا ہے اپنے آپ میں فراہم ہوتا ہے" (پارہ ۴۵۔ افلاطون۔ سمپوزیم ۱۸۷) "دنیا کا اعتدال بالمقابل کشیدگی پر منحصر ہے جیسے بربط یا کمان کی تنا رٹ ہوتی ہے" (پارہ ۵۶) اور یہی قانون جنگ وہ شئے ہے جو قایم بالذات ہے۔ یہہ زیوس ہے جو دنیا کی عقل (ڈیوجنیس۔ لاگاس) ہے۔ اور یہہ دنیا کا "مخفی اعتدال" ہے جو بالمقابل اشیا کے درمیان ہمیشہ موافقت پیدا کرتا ہے۔ آگ ہی دنیا کی حرکت اور فاعلیت کا سبب اعلے ہے۔ جب یہہ انسان کے جسم میں مقید ہے تو روح انسانی بنتی ہے۔ اور عالم میں ہو کر خدا ہے۔

چونکہ دنیا اس ابتدائی آگ سے پیدا ہوئی ہے۔ اسلئے جبکہ دنیا کا بڑا سال ختم ہو جائیگا تو دنیا پھر آگ ہی میں واپس چلی جائیگی۔ اور یہہ واپسی آگ ہی کے ذریعہ جلنے سے ہوگی تا کہ مقررہ وقت کے بعد پھر اسی آگ سے ترکیب پاوے

اسکا خیال تھا کہ جو کچھ ہمیں دنیا میں قایم دکھلائی دیتا ہے۔ سو صرف حواس کا دھوکا ہے کیونکہ آنکھیں اور کان "خراب شاہد ہیں" (پارہ ۴) ہیں۔ اور عملی چال چلن کے لئے یہہ اصول یقین کرنا چاہئے کہ "تمام انسانی قوانین ایک یعنی الہی قانون کے ذریعہ برقرار رہتے ہیں" (پارہ ۹۱) پس لازم ہے کہ انسان اس کی پیروی کرے۔

ہیراکلیٹس کے گمان کے مطابق انسان کی روح اس الہی آگ کا ایک حصہ ہے جسقدر یہہ آگ خالص ہوتی ہے اُسی قدر انسان کی روح زیادہ کامل ہوتی ہے "خشک روح داناترین اور عمدہ ترین ہوتی ہے" (پارہ ۷۴)۔ وہ خیال کرتا تھا کہ انسان کی اعلیٰ ترین بہبودی "قناعت" میں ہے اور "انسان کی خوشی خود اُس پر منحصر ہے" (پارہ ۱۲۱) عموم الناس کی بھلائی قانون کی حکومت پر منحصر ہے۔ اسکا قول ہے "لوگوں کو قانون کے لئے ویسا ہی جنگ کرنا چاہئے جیسا اپنی دیواروں کے لئے" (پارہ ۱۰۰) "اگر قانون یہہ بھی ہو کہ شخص واحد کی مشورت پر بھی عمل کرنا چاہئے" (پارہ ۱۱۰) "کیونکہ عقلمندی سب کے لئے عام ہے۔ جب ہم عقل سے بولتے ہیں تو عام کی عقل کو مضبوطی سے پکڑنا چاہئے جس طرح شہر قانون کو بڑی استواری کے ساتھ پکڑتا ہے۔ کیونکہ تمام انسانی قوانین ایک کے یعنی خدا کے قانون سے پرورش پاتے ہیں جو اپنی مرضی کے مطابق ہر جگہ جاری ہے اور سب کے لئے کافی اور سب پر فایق ہے" (پارہ ۹۱) "عقلمندی سب کے لئے عام ہے مگر اکثر ایسی زندگی بسر کرتے ہیں گویا کہ وہ اُن کی ہی ہے" (پارہ ۹۲) "دانائی ایک بات میں ہے یعنی عقلمندی کو جاننا جس کے ذریعہ تمام چیزوں کے درمیان تمام چیزیں گذرتی ہیں" (پارہ ۱۹) "صرف ایک ہی چیز دانائی ہے جو زیوس کا نام لینا اور نہ لینا چاہتی ہے" (پارہ ۶۵)

اُس کے چند ایک مقولے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ "ناموافقت سے نہایت ہی خوبصورت اعتدال پیدا ہوتا ہے" (پارہ ۴۶) "مخفی اعتدال اُس اعتدال سے جو ظاہر ہے بہتر ہے" (پارہ ۴۷) "وہ بادشاہ جس سے ڈلفی کا مندر متعلق ہے سچائی کو نہ تو ظاہر کرتا ہے اور نہ چھپاتا ہے مگر اُسکا سایہ ڈالتا ہے"۔ (پارہ ۱۱) "موت کے بعد لوگ ایسی چیزوں کی انتظار



انتظاری کرتے ہیں جنکا نہ تو وہ خیال کرتے اور نہ امید رکھتے ہیں" (پارہ - ۱۲۲)۔ جبکہ روح روشنی ہوتی ہو تو آنکھیں اور کان انسان کے لئے بڑے شاہد ہوتے ہیں" (پارہ - ۳۴)۔ "وے جو سونے کی تلاش کرتے ہیں زمین تو بہت کھودتے ہیں مگر پاتے کم ہیں" (پارہ - ۸) بہت سا علم دانائی نہیں سکھاتا" (پارہ - ۱۰) باقی آئندہ

دلچسپ معلومات

گورنروں کے مشاہرہ۔ نیو ساؤتھ ویلز کے گورنر کی تنخواہ ۷۰۰۰ پونڈ (۱۰۵۰۰۰ روپیہ) انکے پرائیویٹ سکرٹری اور اڈیکانوں کی تنخواہ بھی ریاست سے ملتی ہے۔ وکٹوریا کا گورنر ۵۰۰۰ پونڈ (۷۵۰۰۰ روپیہ) پاتا ہے۔ کوئنزلنڈ کے گورنر کی بھی اتنی ہی تنخواہ ہے۔ ساؤتھ آسٹریلیا کا گورنر جو فوج کا سپہ سالار بھی ہے ۴۰۰۰ پونڈ (۶۰۰۰۰ روپیہ) مشاہرہ پاتا ہے یہی تنخواہ مغربی آسٹریلیا کے گورنر کی ہے تسمانیہ کا گورنر ۳۵۰۰ پونڈ (۵۲۵۰۰ روپیہ) پاتا ہے۔ نیوزیلینڈ کا گورنر ۵۰۰۰ پونڈ اور ۲۰۰۰ پونڈ سفرخرچ وغیرہ پاتا ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا باغ سنتوس واقع برکیلیفورنیا ہے۔ اسمیں ۱۲۰۰۰ درخت سیب کے ۳۴۰۰۰ درخت آڑو کے ۱۰۰۰۰ ناشپاتی یہ باغ ۳۲۰ ایکڑ زمین میں ہے اور اندازہ کیا گیا ہے کہ اسکے ہر ایک درخت کی قیمت ۲۰ شلنگ ہے پس کل قیمت ۱۲۰۰۰ پونڈ ہوئی۔ سوفت وکٹوریا ضلع میں دس لاکھ سیب اور درخت ہیں۔

ناروے نے مزدوروں کے لئے ایک بنک کھولا ہے تاکہ وہ اپنے اپنے گھر بنا دیں۔ اس بنک سے اُن کو ۳½ اور ۴ فیصدی قرض دیا جاتا ہے جسکا کل عرصہ ادائیگی کے لئے ۴۲ برس مقرر ہے۔ گھر کی کل قیمت ۲۰۰ پونڈ (۳۰۰۰ روپیہ) سے زیادہ اور کل زمین کا رقبہ پانچ ایکڑ سے زیادہ نہ ہو +

لنڈن کی سائنس کانگرس میں ایک ایسے مریض کا علاج کیا گیا ہے جسکا قد دس برس کے عرصہ میں بجائے ۵ فٹ ۴ انچ کے ۳ فٹ ۲ انچ رہگیا تھا۔ یہ مریض اب بالکل تندرست ہے +

مشن فیلڈ

امریکن پرسبیٹیرین بورڈ آف فارن مشنس نے اسمبلی کو رپورٹ دی ہے کہ ۵۰۳۶ نئے کار شناسا بانی کلیسیا میں شامل کئے گئے۔ ۸۰۱۷۰ طلبا مدرسوں میں ہیں۔ اور ۳۰۴۰۲ ۱۲۲۱ صفحے اُن کے مشن پریسوں میں طبع ہوئے اور ۴۳۶۲۷۰ مریضوں کا علاج ہسپتالوں میں ہوا۔ سب سے بڑی تعداد چین سے ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۴۰۸۰ اشخاص کی بپتسمہ ہوئے۔ اس سے دوسرے درجہ پر کوریا ہے جس میں ۲۰۳۴ ممبروں کا اضافہ ہوا۔ کوریا حال ہی کا حساب ظاہر کرتا ہے کہ امسال کی تعداد شرکا کی رپورٹ ۱۹۰۵ء کی اسمبلی میں دکھائی جائیگی جس کی تعداد ممبران انداز ۱۹۰۰۰ کے ہوگی۔ سنہ ۱۹۰۴ء میں بورڈ نے ۵۰ نئے مشنری بھیجے جن میں سے ۳۴ مرد اور ۱۶ مستورات ہیں +

ہول سی۔ایم۔ایس کے متعلق مسٹر امید مسیح صاحب کی دختر عرصہ سے بیمار رہکر ۱۳ مئی کو خداوند میں سو گئی خدا اُسکے پسماندوں کو صبر دے۔

نیول میڈیکل مشن کی طرف سے جو ڈسپنسری کرک میں تیار ہو رہی تھی اب بالکل مکمل ہوگئی ہے اور اُسکا افتتاح بھی ہو چکا ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ ڈاکٹر لکو چین کے عہدہ بشپ کے لئے رائٹ ریورنڈ چارلس گل کا تقرر جولائی میں ہوگا رہنش مشن جو افریقہ کے جنوب مغربی مقبوضات جرمنی میں ہے اب تک بڑی مصیبت میں پھنسی ہوئی ہے کیونکہ ہیریرو فرقے جرمنی بستیوں سے نکال دیئے گئے ہیں۔ مگر ناقوا اور ہاٹنٹاٹس کے درمیان جو اور زیادہ جنوب کی طرف ہیں ایک فساد برپا ہوا ہے اور انہوں نے رہنش سوسائٹی کے مشنریوں کو مجبور کیا ہے کہ ہماری سٹیشنوں میں سے نکل جاؤ +

مضامین

مسیح کا کفارہ۔ اور ۱۲ باب ۳۲ و ۳۳-۲۷ آیات میں کیا کہوں؟ اَے باپ مجھے اس گھڑی سے بچا لیکن میں تو اسی گھڑی کیلئے آیا ہوں۔ اور میں جو ہوں اگر زمین سے اونچا اٹھایا جاؤں تو سب کو اپنے پاس کھینچونگا اُس نے یہہ کہکے پتہ دیا کہ وہ کس موت سے مرنے پر ہے۔ پھر لوقا ۱۲ باب ۵۰ آیت۔ پر مجھے ایک بپتسمہ پانا ہے اور میں کیسا تنگ ہوں جبتک کہ پورا نہو۔ اور متی ۲۰ باب ۲۸ آیت۔ چنانچہ ابن آدم بھی اسلئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے لئے فدیہ میں دے +

اب ان آیات سے صاف ظاہر و ثابت ہے کہ یسوع مسیح کی موت اتفاقی نہ تھی بلکہ خداوند یسوع مسیح کو اپنی بابت خوب معلوم تھا جیسا کہ ان آیات سے ہر ایک منصف مزاج پر ثابت اور ظاہر و منکشف ہے کوئی اعتراض و شک کی گنجائش نہیں +

پھر اس کے تحت میں ایک اور اعتراض ناواقفیت اور ناتجربہ کاری کا کیا جاتا ہے کہ جب مسیح آپ ہی مارا گیا تو ہم کو کیسے بچا سکیگا۔ جواب یہہ ہے کہ تاریخ شاہد ہے کہ دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ اوروں کے بچانے کو دوسروں نے ایذا اور موت سہے ہیں۔ مثلاً بعض درختوں کے سڑنے اور ہستی سے دوسرے درختوں کو تازگی اور قوت ملتی ہے اور بعض جانداروں کی موت سے دوسرے جانداروں کو۔ اور بعض جاندار کی موت سے انسان کو فائدہ اور زندگی کا آرام ہوتا ہے۔ جنگ میں بہادروں کی موت یا زخمی ہونے سے بادشاہ و ملک اور رعیت کو فائدہ آرام اور زندگی ملتی ہے اس کی بابت بہت سی مثالیں موجود ہیں پر اسوقت ایک واقعی مثال کافی ہے۔ دس برس گذر گئے ہیں کہ حیدرآباد سندھ میں جناب کیمبل صاحب (Mr. Campbell

مشن ہائی سکول کے لائق و مہربان ہیڈ ماسٹر تھے ایک روز صاحب موصوف ہندو و طلباء کے ساتھ نیلیں نہر میں غسل کرنے کو گئے ایک لڑکا ڈوبنے لگا تو صاحب موصوف نے لڑکے کو اٹھا کر کنارہ پر پہنچایا مگر اسی وقت آپ پھسلکر غرق ہوئے اور بڑی کوشش سے نعش برآمد ہوئی یہہ بات سارے شہر میں مشہور ہے۔ اب کیا ایک کے مرنے سے ایک کی جان نہیں بچی! یوں ہی خداوند یشوع مسیح کی موت سے سارے عالم کے کل بنی آدم کی رہائی اور مخلصی ہوئی بشرطیکہ وہ اُس پر ایمان لاویں یوحنا ۳ باب ۳۶ آیت

اب خداوند یشوع مسیح کی موت سے کئی بڑی باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ (۱) خداوند مسیح کی رسالت۔ کہ وہ سچا نبی نجات دہندہ ہے اگر سچا نہ ہوتا تو ایک تو وہ جان ہی نسکتا کہ کس طرح اُسکو مرنا ہے۔ دوسرے اُسکے قول کے موافق ساری باتیں بعینہ یعنے ٹھیک وقت و طریق و مکان میں پوری نہ ہوتیں نیز دیکھو سب باتیں بلکہ وہ سب مذکورہ شخصوں کے وسیلہ سے پوری ہوویں دیکھو یوحنا ۱۸-۲۰ باب اور متی ۲۶-۲۷ باب کل (۲) خداوند کی بے مثل محبت جو انسان کی نجات کے لئے بے حد اور عمیق تھی ثابت ہوئی مقدس یوحنا رسول گواہی دیتا ہے۔ دیکھو ۱ یوحنا ۳ باب ۱۶ آیت۔ ہم نے اِس سے محبت کو جانا کہ اُس نے ہمارے واسطے اپنی جان دیدی۔ پھر ۴ باب ۱۰ آیت محبت اِس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت رکھی بلکہ اس میں ہے کہ اُس نے ہم سے محبت رکھی اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہووے۔ وغیرہ۔ ممکن ہے کہ کوئی کسی نیک شخص یا دوست یا رشتہدار کے لئے باغرض محبت سے جان دے پر خداوند یشوع مسیح نے محض بے غرض محبت سے گنہگاروں کے لئے اپنی جان دی ہے یعنے وہ انسان سے اپنی کسی بھلائی یا نیکی یا فائدہ یا آرام کا طالب و خواہش مند نہ تھا۔ (۳) خداوند مسیح کی موت کی بڑی ضرورت تھی کیونکہ بائبل مقدس میں لکھا ہے کہ جو جان گناہ کرتی ہے سوہی مرے گی۔ پھر گناہ کا انجام موت ہے۔ پھر کہ بغیر لہو بہائے معافی نہیں وغیرہ تو گنہگار کو مرنا تھا یعنے گناہ کا پھل موت واجب ہوا اب ایک پاک و بیگناہ شخص کی ضرورت ہوئی جو کل انسان کے موت کی سزا کو قبول کرے سو یہہ خداوند یشوع مسیح سے پورا ہوا کہ گنہگاروں کے لئے اپنی جان دی۔ خط رومی ۵ باب ۶-۸ آیات کیونکہ جب ہم ہنوز کمزور تھے مسیح عین وقت پر بے دینوں کے لئے موا۔۔۔۔ لیکن خدا نے اپنی محبت ہم پر یوں ظاہر کی کہ جب ہم گنہگار ٹھہرے تھے مسیح ہمارے واسطے موا پھر گلاتی ۱ باب ۴ آیت مسیح کی سلامتی ہو جس نے ہمارے گناہوں کے بدلے میں اپنے تئیں دیا تاکہ وہ ہم کو باپ خدا کی مرضی کے مطابق اِس خراب دنیا سے خلاصی بخشے اب اگر مسیح کی موت ضروری بات نہوتی تو مسیح مثل ایلیاہ کے دوسرے ملک میں چلا جا سکتا تھا۔ دوسرے وہ اپنے کو بچاتا کیونکہ وہ اپنے تئیں بچانے کی کامل قدرت رکھتا تھا جیسا کئی بار بچایا بھی تھا وہ اُن کے ہاتھوں سے غائب ہو سکتا تھا۔ وہ مثل پطرس اُن کے قیدخانے سے نکل جا سکتا تھا۔ وہ مثل الیشع نبی کے اُن کو اندھا کر سکتا تھا۔ وہ اُن کو آگ سے بھسم کر سکتا تھا بلکہ اُس کے ایک کلام سے وے پیچھے گر پڑے اور انجیر کا درخت سوکھ گیا۔ وہ خود کہتا ہے کیا تو نہیں جانتا کہ میں ابھی باپ سے مانگ سکتا ہوں اور وہ فرشتوں کے بارہ تمن سے زیادہ میرے لئے حاضر کردیگا پر نوشتوں کی بات کہ یونہی ہونا ضرور ہے تب کیونکر پوری ہوگی۔ پر ایسا کیوں ہونے دیا دیکھو لوقا ۲۲ باب ۵۳ آیت میں ہر روز ہیکل میں تمہارے ساتھ تھا اور تمنے مجھپر ہاتھ نہ ڈالا لیکن یہہ تمہاری گھڑی اور ظلمت کا اختیار ہے۔ یعنے تمہاری کوئی فتحیابی اور میری لاچاری نہیں ہے بلکہ مجھے تو اسی وقت قربان ہونا ہے اسلئے تمہارے ہاتھوں میں حوالے ہوتا ہوں کیونکہ باپ کی یہی مرضی ہے۔ اب اگر مسیح کی موت ضروری نہوتی تو وہ ایسی عظیم قدرت رکھتے ہوئے اپنی جان بچانے کی کوئی کوشش ضرور کرتا اس پر پولس رسول یہہ کہتا ہے کہ ضرور تھا کہ مسیح دُکھ اُٹھاوے اور مُردوں میں سے جی اُٹھے اعمال ۱۷ باب ۳ آیت

پر البتہ مسیح نے کفارہ ہونے سے تو اپنے کو نہیں بچایا تو بھی اُس نے اپنے کو موت کی قید اور قبر کے بند سے بچایا ہے اور تیسرے ہی روز زندہ ہو گیا یہہ تو اس صلیبی فتح سے بھی عظیم فتح ہو گیا آجتک کس نے موت و قبر سے اپنی جان بچائی ہے کیسی بڑی قدرت اور کیسی عظیم حکمت ہے کہ گنہگار انسان کو اپنی جان دینے سے بچایا اور اپنی جان پھیر لینے ست اپنے تئیں فتحیاب و سربلند کیا۔

تو جب مسیح کی موت کی ضرورت اور بے غرض محبت ثابت ہوئی تو یہہ سارے عالم کا کفارہ ٹھہرا جیسا نبی بھی گواہی دیتے ہیں۔ یشعیاہ نبی کہتا ہے۔ ہمارے گناہوں کی خاطر ہماری بدکاریوں کے لئے وہ مارا گیا وہ کچلا گیا۔ جب اُس کی جان گناہ کے بدلے گذرانی جاوے وغیرہ پھر دانیل نبی کہتا ہے کہ باسٹھ ہفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جائیگا پر نہ اپنے لئے ۹ باب ۲۶ آیت۔ پھر یوحنا اور پولس رسولان بھی گواہی دیتے ہیں ۱ یوحنا ۲ باب ۲ آیت کہ مسیح ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہوں کا نہیں بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی پھر ۱ تمطاؤس ۲ باب ۶ آیت جس نے اپنے تئیں سب کے کفارے میں دیا کہ ہر وقت اُس کی گواہی دی جاوے۔ دیکھو اِن آیات میں لفظ کفارہ صاف لکھا ہوا ہے۔ تو اب جبکہ کفارہ ثابت ہوا تو اِس پر اور بحث کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ جیسا پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں اُس کے سوا مسیحی مباحثین نے خوب مدلل و ثابت کر دیا ہے اور کتابیں لکھ ڈالی ہیں کہ کفارہ کی تعلیم و ظہور و رسوم ساری قوموں اور مذاہب میں زمانہ قدیم سے رائج چلا آتا ہے جو ناقص کفارہ ہوکر ایک کامل و پاک کفارہ کے نشان ہیں

اب پاک کلام کی ان آیات پر تھوڑا ہی غور کرنے سے خوب ثابت اور آشکارا ہے کہ تعلیم کفارہ پادری صاحبان کی بناوٹ اور ہٹ دھرمی کی بات نہیں ہے اور آفتاب عالمتاب کی طرح ظاہر و روشن ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی موت کوئی اتفاقی یا اچانک کی بات نہیں ہے بلکہ پر مطلب اور انسان کی نجات کے لئے نہایت ضروری اور مفید ہے۔ مقدس پاؤل رسول کہتا ہے کہ اس نے یعنے مسیح نے ایک ہی قربانی گذراننے سے مقدسوں کو ہمیشہ کے لئے کامل کیا۔ عبر ۱۰ باب ۱۴ آیت +

راقم۔ الفریڈ۔ حیدرآباد سندھ

مراسلات

آریہ صاحب کی چیدہ برائی یا الزام

کیونکہ اول یہ لفظ لا ان فقروں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے جو تشبیہ کی صورت میں بیان کئے گئے ہیں۔ دویم جو تشبیہ اس پانی کے ساتھ نسبت رکھتی ہے جو ٹھہرنے میں نہیں آتا۔ سویم یہ تشبیہ محض یرمیاہ سے تعلق رکھتی ہے جیسے اس نے کہا تو میرے لئے۔ پس نہ آپ سے اور نہ مجھ سے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یرمیاہ کو نہ صرف یروشلم کی بربادی کا رنج تھا بلکہ اس کو اپنی جان کا اندیشہ پڑ لیا تھا۔ کیونکہ خدا کی طرف سے راستی کی خبر دینے اور تعلیم و نصیحت کرنے میں شریر لوگ اس کے جانی دشمن اور سخت مخالف اس کے قتل کے درپے ہو کر مشورت کرتے رہتے تھے اسلئے وہ نہایت مضطرب اور بے قرار ہو کر اپنے دل میں سوچتا ہے کہ شاید خدا مجھ کو ان دشمنوں کے ہاتھ میں چھوڑ دے اسلئے کہ اس کے غضب کو بھڑکتا دیکھتا تھا کیونکہ خدا بنی اسرائیل کی شرارتوں کے سبب سے نہایت غضبناک تھا۔ اس سبب سے وہ اسکو دھوکے اور خطرے کی نہر سے نسبت دیتا ہے یرمیاہ ۱۸-۲۰-۲۲-۲۳ آیت۔ ولٹ ورتی اور سوال کے نشان بائبل کے انگریزی ترجمہ یرمیاہ ۱۵ ۔ ۱۸ آیت میں ہیں۔ مگر آریہ صاحب نے اسبات کا خیال بھی نہیں کیا اور ہمارا جواب اردو ترجمے کے بموجب ہے۔

نمبر ۵۔ آریہ صاحب کی چیدہ برائی یا الزام۔ یرمیاہ ۲۰ باب کی ۷ آیت۔ اے خداوند تو نے مجھے ترغیب دی اور میں نے ترغیب پائی۔ تو مجھ سے توانا تر تھا اور تو غالب آیا میں تب سے روز بھر مسخرہ بنتا ہوں ہر ایک مجھے ٹھٹھے میں اڑاتا ہے۔

معترض صاحب فرماتے ہیں کہ اس آیت میں بھی خدا دغا دہندہ ثابت ہوتا ہے اور وہ فارسی ترجمے میں لفظ ترغیب دو جگہ پڑا ہے لیکن آیت مذکورہ کے انگریزی ترجمہ میں لفظ ڈی سیو دو موقع پر آگیا ہے آریہ صاحب اردو ترجمے کو چھوڑ کر بموجب انگریزی ترجمہ کے لفظ ڈی سیو دھوکا و دغا دینا وغیرہ کو عمل میں لاتے ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ نبی کے مونہہ سے صادر ہوئے۔ اب ہم اس کے کئی سبب پیش کرینگے۔ اول فشحور سردار ناظم نے یرمیاہ کی نبوت کی باتیں سنکر اسکو مارا اور کاٹھ میں ڈالدیا یہ اس کے لئے سخت آزمایش اور دکھ کی گھبراہٹ اور بے قراری و اضطراب کی حالت میں نکلے ایسی حالت میں اس پر کوئی الزام قایم نہیں ہو سکتا اور نہ لگایا جا سکتا ہے اور خدا کی ذات تو دھوکے دغا وغیرہ سے مطلقاً بری ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ جو اپنے اور خدا کے دشمنوں کے بارے میں ان کی تباہی کے لئے نبوت کرتا تھا اس کا وقوع میں آنا اس کو بموجب اس کے خیال کے دکھلائی نہیں دیتا تھا کیونکہ وہ بہ سبب دکھ اٹھانے ستائے جانے ٹھٹھے میں اڑانے کی حالت میں جلد ان پر بلا یعنے سخت آفت لانے کا خواہاں تھا لیکن خدا کی باتیں اپنے وقت پر پوری ہوتی ہیں۔ جیسا اس نے ۱۵ باب کی ۱۵ آیت میں کہا اے خداوند تو یہ جانتا ہے مجھے یاد کر اور میری خبر لے اور میرے ستانیوالوں سے میرا انتقام لے۔ اور پھر دوسری جگہ یوں کہتا ہے تو میرے لئے ہولناک مت ہو تو مصیبت کے دن میں میری پناہ ہے۔ وے جو مجھ پر ستم کرتے ہیں شرمندہ ہو ویں پر میں شرمندہ نہ ہوؤں وے ہراسان ہوویں پر میں ہراسان نہ ہوؤں مصیبت کا دن ان پر لا اور دوہری شکست سے انہیں شکست دے یرمیاہ ۱۷ ۔ ۱۸ ۔ باقی آئندہ

بقیہ

حیات پنڈت جگناتھ

گاڑی آنے میں کچھ توقف ہے۔ جگناتھ کا کاکا آدھی رات کو کلکٹر صاحب ضلع کی کوٹھی پر چلا چلا کے رونے لگا اور باواز بلند بولا کہ حضور دہائی سرکار بہادر کی میرے اوپر ظلم ہوا ہے اور میرے نابالغ بچہ کو پادری صاحب ورغلا کے بھگا لے جاتے ہیں۔ بیدار مغز مجسٹریٹ ضلع نے اسوقت براہ راست وارنٹ گرفتاری جاری کر کے کہا کہ اسی وقت سٹیشن سے پادری صاحب کو معہ ہمراہیان اور پنڈت شیام لعل کے بھتیجہ کو حسب ضابطہ لاؤ۔ فوراً سرکاری حکم کی تعمیل کیگئی۔ پادری صاحب سے مجسٹریٹ ضلع سے ان بن تھی۔ دیکھئے پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ جگناتھ کے اظہار ہونے لگے اسوقت پادری صاحب کچھ انگریزی میں کہنے لگے کلکٹر صاحب نے حکم دیا کہ لڑکے کو بولنے دو آپ خاموش رہو۔ لڑکے کے بیانات اور سوالات جرح سے کلکٹر صاحب پر یہ بات روشن ہو گئی کہ واقعی بچہ برضامندی عیسائی ہوا ہے۔ فوراً اسی نیم شب کو فیصلہ سنا دیا کہ اگر لڑکا پادری صاحب کے ساتھ جانا چاہے تو جا سکتا ہے اور اگر اپنے کاکا کے ساتھ راضی ہے تو ان کے ساتھ جانیکا مستحق ہے۔ اس وقت کلکٹر صاحب بہادر نے حسب ضابطہ پولس دیکے پادری صاحب کو امن و امان کے ساتھ پہنچا دینے کا حکم دیا۔ القصہ پادری صاحب کو کامیابی حاصل ہوئی اور اہل ہنود روتے پیٹتے اپنے اپنے گھر گئے۔ رئیس صاحب نے بچہ کو ڈاکٹر ای۔ ایم۔ ویری صاحب اور پادری جے۔ سی۔ آر۔ یوئینگ صاحب کی نگہبانی میں سہارنپور سمنری میں داخل کر دیا۔ جگناتھ دنیا کے تمام امتحانات اور آزمائشوں میں ثابت قدم رہا اپنے خداوند کا ایک غیرمند سپاہی ہو کے ملک تبت کو گیا اور وہاں لامہ لوگوں میں اپنے منجی کے نام کی بشارت دیتا رہا اور گویا میں انجیل مقدس

لے کے پہنچا تھا۔ وہاں سے غیر قوموں کے ہاتھ سے بڑی بڑی مصیبتیں اُٹھا کے سیلون گیا۔ یہاں سے آگے کا حال معلوم نہیں۔ بھائی کے کئی ایک دوستوں کا بیان ہے کہ گنگا تھا اپنے سینہ میں انجیل باندھے ہوئے کینڈے (سیلون) کے جنگل میں خداوند میں سو گیا۔ بعض کا بیان ہے کہ سیلوں سے ملدن کی جانب گیا۔ کچھ بھی ہو خداوند کا برگزیدہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ سطور مندرجہ بالا ایک بنگالی اخبار سے ترجمہ کر کے برائے اندراج اخبار ہذا بھیجاتی ہیں +

راقم۔ ثابت مسیح۔ از مقام گلسی۔

کرسچن تھیٹریکل کمپنی۔ قاضی اسمٰعیل خاں کا مضمون بعنوان استفسار میری نظروں سے گذرا جس میں انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ کیسا اچھا ہو اگر مسیحیوں میں بھی ایک تھیٹریکل کمپنی قائم ہو۔ بے شک میں بھی اپنی ناقص رائے سے یہہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ بجائے اسکے کہ مسیحی نوجوان چھپ چھپ کر غیر قوموں کے تھیٹروں میں جائیں اور واہیات اور بیہودہ گیت اور قصے سنیں زیادہ مناسب ہے کہ مسیحی کمپنی قائم ہو جس سے نہ صرف مسیحی نوجوان بلکہ غیر اقوام بھی فائدہ اٹھا دیں۔

میں خیال کرتا ہوں (اور میرا یہہ خیال درست معلوم ہوتا ہے) کہ تمام دیسی اور پردیسی مسیحیوں میں سے ستر فیصدی ایسے ہونگے جو اس کام کے خیر خواہ ہونگے لیکن چونکہ کسی بزرگ نے اس بات کی طرف توجہ نہیں کی اسلئے یہہ کام سر انجام تک نہیں پہنچا +

قاضی صاحب نے مسٹر الٹہ وتھمبر کے اس ڈرامہ کا ذکر کیا جو انہوں نے آسٹر کی کتاب پر بنایا ہے۔ درحقیقت میں اس ڈراما کی تعریف کرتا ہوں۔ جسوقت انہوں نے سیالکوٹ میں گا کر سنایا تھا میں بھی وہاں موجود تھا۔ درحقیقت انہوں نے ایسے طور پر ڈراما گایا اور ایکٹ کر کے دکھایا گویا کہ حقیقت میں ہم شاہ اخسویرس کا زمانہ دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے بہت سی محنت کے بعد ڈراما کو طیار کیا ہے۔ پس آخیر میں میری یہہ رائے ہے کہ اگر کوئی بزرگ اس کمپنی کے سرپرست ہونیکا بیڑا اُٹھاویں تو میں سب انتظام کر سکتا ہوں۔ میں بڑے ادب سے اور بڑی امید سے پیش کرتا ہوں کہ راجہ سر کنور ہرنام سنگھ کے سی۔ آئی اس کرسچن تھیٹریکل کمپنی کی سرپرستی منظور فرماویں۔ راقم کو یہہ امید ہے کہ راجہ صاحب دیسی مسیحیوں کی خواہش کو پورا کرینگے۔ دیسی مسیحی بہت خوش نصیب ہونگے اگر کنور صاحب اسکے حامی پائے جاویں۔ بفضل خدا مسیحیوں میں گانے بجانے والے نوجوان اور لڑکے بہت ہیں اسلئے ہمیں بہت جلدی ایسی کمپنی قائم کرنے میں دقت نہ ہوگی۔ کنور صاحب کی روشن رائے کے معلوم ہونیکے بعد ایک میٹنگ کمپنی قائم ہو سکتی ہے جس میں دو یورپین اور دو تین دیسی بھائی ہوں۔ فقط

این پی۔ از دفتر انسپکٹر جنرل [illegible] کوہ مری

بلبل افسردہ بہار بیار۔ خبر بد بہ بوم بگذار

ع۔ جناب فیض مآب ناظرین نور افشاں ذی شان تسلیم وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔

ن۔ میاں عاجز معلوم ہوتا ہے کہ بے حس پئے ہوئے ہو جو تہذیب کو بھی سلام کر بیٹھے۔

ع۔ یا حضرت اکڑ وٹے نہ ہوجیے۔ مست الست ہوں مگر بدمست نہیں۔ اسی وجہ سے ہوش کی باتیں کر رہا ہوں۔ کسی نے میری نسبت خوب کہا ہے
مستی بہار و رنگ آب زماں گرچہ اندر نشہ ایم تو کیا لمعہ غمام

ن۔ معلوم ہوتا ہے قید خانے کی رسیاں تڑوا کر آئے ہو۔ حیف اے عجب بڑی بات۔ سنبھل کر منہ سے بولو ورنہ منہ کی کھاؤ گے۔

ع۔ اجی جناب معاف کیجئے اب سمجھا۔ گڈ مارننگ جناب عالی۔

ن۔ اب ذرا ہوش میں آئے۔

ع۔ معلوم ہوتا ہے آپ بھی نئی روشنی کے پروانے ہیں جو ہندوستانی عروس سخن کو فرنگستانی سفید دوغلوں سے کھلکھلانا چاہتے ہیں۔ نہیں نہیں یہ پوشش نہ بنیگی اودھر تڑا دھڑ۔ اودھر ہی بجھائیگے۔

ن۔ بے پر کی تو مت اُڑاؤ مطلب بیان کرو۔

ع۔ مدعا یہہ کہ کھلوائیے مٹھائی۔

ن۔ کس بات کی؟

ع۔ اہل نصاریٰ کو مژدہ۔ اسی بات پر انعام دلوائیے۔

ن۔ میاں بتاؤ تو آخر۔ انعام کس مژدہ پر۔

ع۔ ۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء شام کے ۷½ بجے کا مبارک وقت اور سہانا سماں تمام مسیحی یاد رکھیں اور عاجز کو اس خوشخبری دینے پر مٹھائی بھیج دیں۔

ن۔ عجیب اوٹ پٹانگ آدمی ہو کہیں کھیت کی سُنے کھلیان کی۔ سوال از آسمان جواب از ریسمان۔

ع۔ گوش ہوش سے سنئے۔ علامہ عصر شکسپیر ہچو سربدہ کلا ہے جہاں شیریں زبان دعالیشان عیسائیوں کے سرمایہ ناز پادری جوئل واعظ لعل صاحب کی منگنی .... ولو ایسے مٹھائی؟

ن۔ آخر ہمارے سامنے کے لڑکے ہی ہو نا۔ اچھال کر چوک گئے۔ میاں ہم مغربی شمشیر کے گھائل ہیں۔ تمہاری مشرقی زبان کی تلوار بے دھار و بے آب ہو گئی۔ یہہ تمہارے بے اثر لفظوں کا دفتر وہ رنگین پھول ہے جس میں بو باس نام کو نہ ہو۔ کوہ کندن و کاہ برآوردن طلسم کی تصویر کا خاکہ کھینچ دو۔ رنگ وہ بھر دیں ہم نئی روشنی والے سادگی پسند ہیں۔ تمہاری بات ہماری سمجھ میں نہ آئی۔ لطف اس میں ہے کہ تم کہو دوسرے کی زبان مزہ اٹھائے۔

ع۔ جناب من کان دھر سنئے۔ عیسائی بھائیوں کے خیر خواہ علم و فضل کی کان پادری جوئل واعظ لعل صاحب ایم۔ اے کی منگنی .... منہ میٹھا کیجئے تو آگے سناؤں۔

ن - تمہارے تھوڑے سے لفظ اور جملے سنتے سنتے دماغ پریشان ہو گیا۔ اب طبیعت اور بھی بے چین ہو گئی۔ دل مارے خوشی اچھل پڑا تھا۔ اب بیقرار ہو رہا ہے کہ تم جلد پورا نہیں کرتے۔

ع - ڈاکٹر سائول ڈیوڈ صاحب دام اقبالہ رئیس دہلی کی عفت مآب و عصمت پناہ صاحبزادی سے ہوئی زردہ پلاؤ اڑا چکا ہوں مٹھائی آپ کھلایئے۔

ن - واہ پیارے تم جیتے رہو۔ خوش رہو۔ امید ہے کہ قند سے زیادہ میٹھی باتیں کرتے کرتے تمہارا منہہ شہد سے زیادہ میٹھا ہو گیا ہو گا (اس دھوکہ میں کہیں مجھے نہ کھا جانا) قبول و مٹھائی کھلائی کہ نہیں۔

ع - جناب نور افشاں صاحب جب شہادت ثبوت موجود ہیں کیسے منکر ہو سکتا ہوں۔

ن - کیوں میاں کیسی سنائی ملا تو ہاتھ اسی بات پر . . . . . . (مکو کھا ہی تڑکا یا)

ع - اے خدا وہ دن بھی جلد آئے۔ کہ سورج اور چاند ایک ہی برج میں اپنی چمک دمک دکھائیں گل و بلبل باہم مل بیٹھیں۔

کہئے۔ ہم نے بھی کیسی سنائی - ملایئے ہاتھ اسی بات پر۔ +

سالم - نیت صاف گستاخی معاف ...... ہمنبرکا ...... ولی

جناب ایڈیٹر صاحب - تسلیم

امید ہے کہ مضمون ذیل کو اپنے نامی اخبار میں جگہ دیکر کمترین کو مرہون منت فرماوینگے - ہو ہذا -

پرچہ حال کے ریویو آف ریلیجنز میں جناب مولوی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک عنوان نشان الدعوت ند لاندا رشایع کئے ہیں۔ اور اُس کے ضمن میں اپنی کہانت کا بھی ذکر کرکے فرماتے ہیں کہ ان پیشگوئیوں میں سے ایک خبر کا الفاظ یہہ ہے کہ ۲۶ فروری ۱۹۰۵ء کی رات کو جس کی صبح کو ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء تھی میں نے بطور کشف دیکھا کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح شور قیامت برپا ہے۔ میرے منہہ پر یہہ الہام تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے۔

کیا فی الحقیقت ایسے پیشگوئیوں کو پیشگوئی یا ایسے الہاموں کو الہام کہا جا سکتا ہے؟ تعجب کرتا ہوں کہ مرزا صاحب موصوف ایسے عالی دماغ اور ذی علم شخص ہو کر ایسے رکیک اور کثیف امور کے دھوکے میں کیوں آتے ہیں۔ کیا وہ خود اس بات سے ناواقف ہیں کہ دنیا عالم کون اور فساد ہے جسکا ٹھیک مفہوم و مقصد سانحات و حادثات کا واقع ہوتا ہے۔ خواہ وہ ہماری شامت اعمال سے یا قانون فطرت کے سلسلہ میں وابستہ ہو۔ پس سانحات و واقعات کے وقوع کو کوئی عقل مند الہام یا پیشگوئی میں داخل نہیں کرتا ہے۔ یہاں سانحات و واقعات سے وہ امور غرض ہیں جو کہ روز مرہ یا ہر زمان میں واقع ہوتے ہیں جیسے موتا موتی یا زلزلہ وغیرہ جنکو حضرت مرزا صاحب الہام ربانی سمجھے ہیں۔ امور عارضہ و غرادلہ دائم الوقوع ہوتے ہیں یا اُن کے وقوع اور لاوقوع مفید باتوں یا بالقرائن ہوتے ہیں یا اُن کے وجود سے انسان کو یہاں تک تجربہ حاصل ہوتا ہے کہ اسکے واقع ہونے سے پیشتر خبر دیتے ہیں چنانچہ علم طب کا اصل اصول اور ایسا ہی امور ہیں اور بعض ملکوں میں اکثر امور کے لئے خاص قرینہ ہوتا ہے جن کے ذریعہ وہ پیشگوئی کرتے ہیں۔ پس کیا یہہ بھی پیشگوئی یا الہام میں شامل ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ پس ہر ایک ذی بصیرت دنیا کے ایسے واقعات کو دیکھکر ایک نتیجہ نکال سکتا ہے جس کو آپ نے موتا موتی کے عنوان سے شایع کیا ہے جس وقت کہ ہم صفحہ تواریخ پر نظر ڈالتے ہیں اور اُن امور کا ملاحظہ کرتے ہیں کہ جن میں ہم معدوم تھے تو اُن امور کو بطور مقدمات کے ترتیب دیکر بعضے کو صغرا اور بعض کو کبرا قرار دیکر اسکے نتیجہ کو دیکھتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس چونکہ دنیا عالم کون اور فساد ہے لہذا ہم بھی ایسی پیشگوئیاں کر سکتے ہیں۔ چنانچہ یہہ کہنا صحیح ہے کہ ایک دن قادیان برباد ہو جاویگا۔ یا ایسا ایک دن آنے والا ہے جس میں زمرہ احمدیہ کا نام و نشان نہو گا۔ بیشک یہہ پیشگوئی صحیح ہے جسکے واقع ہونے میں کسی کو شک نہوگا باوجود اسکے وجوہات تو بھی ہم اسکو الہام ربانی میں شامل نہیں کرتے ہیں۔ کیونکہ یہہ امر خود بخود دنیا کے مقدمات کو ترتیب دینے سے ظاہر ہوتا ہے۔

چونکہ حیات اور ممات بھی ان امور کے متعلق ہیں جن کے وجود ہر وقت پایا جاتا ہے لہذا اس کے قوانین سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ موتا موتی لگ رہی ہے علیٰ ہذا القیاس امراض متعدی کے نسبت بھی ایسی پیشگوئی ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ امراض متعدی ہمیشہ ہوا کے ساتھ متحرک ہوتے ہیں اور حرکت کے لئے قطع مسافت ضروری ہے لہذا پیشگوئی ہو سکتی ہے یہہ آج طاعون بمبئی میں ہے کل پنجاب میں ہو گا بلکہ ساری ہندوستان میں پھیلیگا کیونکہ بمبئی اور ان ملکوں میں بہ سبب تجارت کے خاص وابستگی ہے جس کے ذریعہ سے طاعون تمام ہندوستان میں پھیلیگا۔

اور اسی طرح زلزلہ کی نسبت بھی پیشین گوئی ہو سکتی ہیں کیونکہ وہ اُن بخارات وغیرہ کے جنبش یا بند ہونے سے ہوتا ہے جو کہ زمین کے طبقات میں رہتے ہیں پس جبتک کہ بخارات (وغیرہ اسباب) زمین کے نیچے ہوں اُسوقت تک ایسے خرافات و سفسطہ کہہ سکتے ہیں جبتک کہ ناتوا لیسواہ من مثلہ اھ فقط اسلام

راجی الی الملک الصمد سلطان محمد - از کانپور اسیس اپ جی شن

اُڑاڑ اُڑاڑ ڑڑڑ

شب ہلال سے پہلی شب یعنے ۳ - اپریل ۱۹۰۵ء کو آسمان نکھرا ہوا تھا۔ اور ستارے اپنی اپنی جگہ جھلملا رہے تھے۔ لیکن زہرہ کی زرد سرخ روشنی انقلاب زمانہ پر دال تھی۔ مگر اسکے اشاروں کی پرواہ کون کرتا تھا۔ عالم اپنے عیش و طرب سے تھک تھکا بستروں پر جا پڑے۔ اب خراٹوں کے سوا کوئی اور آواز سننے میں نہ آتی تھی۔ یا کوئی خواب

میں خواب دیکھکر نہیں پڑا۔ مگر بعض بیچارے پہلو بدل بدلکر بیچینی سے شفق کے منتظر تھے۔ کہ ٹن ٹن ٹن گھنٹہ بجے۔ کارداری تو مٹھتے ہے اپنے کاروبار سے لپٹ گئے بعض انگڑایاں لیکر یا اللہ یا بھگوان سب کا بھلا کر اور سب کے پیچھے ہمارا بھی بھلا کر (بھلا کی اکثر یہی اور اتنی ہی دعا ہوتی ہی) بعض مسیحی و محمدی بعد وضو نماز میں سربسجود ہوئے ہی تھے کہ۔ اڑاڑاڑ ڑڑڑڑ!!! اب نماز کس کی؟ جھٹ سجدہ سے اٹھکر ایک بچہ کو بغل میں داب۔ دوسرے کو ہاتھ سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے۔ بی بی سے مخاطب ہوئے۔ اجی اجی باہر آؤ باہر آؤ جلد نکلو۔ بی بی کیا ہوا؟ کیا ہوا؟ دیکھو دیکھو اڑاڑاڑ ڑڑڑڑ!!

اے اس وقت نہ زبان کو طاقت گویائی اور نہ قلم کو جرأت ہوائی ہے کہ اپنے ہم جنسوں کا حال پرملال یک قلم ذہن نشین کردے۔ مگر تب بھی

ع۔ شوِ فلک کے تلے سے کہ آہ کرتا ہوں بہارے بلند خیال ناظرین باریک بین تو سمجھ گئے ہونگے۔ کے اڑاڑاڑ ڑڑڑڑ ہوتے ہی۔ ایک وصوتی پرشاد ہے گنگا ہے کالی۔ ہے جوالا مائی ہے درگا دیوی۔ سہاہے کرپا کے کرتا ۔ ایک تو ندیل تو ند پر ہاتھ پھیرتے اور تھر تھراتے ہوئے رام ہے رام۔ ہے بھگوت نارائین۔ نارائین۔ شیو شیو رکشہ کر رکشہ کر +

محمدی صاحبان کے حواس مفقود۔ کوئی وظیفہ کرنے لگا کوئی نادعلی یا سورۂ جن دم کرنے لگا۔ اللھم احفظنا من کل البلیات۔ اکثروں کی زبان پر توبہ توبہ ہے۔ یا خدایا اللہ محفوظ رکھ بچا۔ خیر کر رحم کر +

ہمارے بنگالی بابا شاہو نے کی حالت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ یعنے دھوتی ڈھیلی ہوکر کوٹے پر کھسک آئی اور تھرتھراکر دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک دیئے اور کہا۔ ہے دیا ہے اشو۔ انوگرہ کرو کرپا کرتے جاؤ۔ ای بابی دشٹ شنٹ آسٹین۔ کرپا کرو۔ کرپا کرو ہے رکھشا کرو +

دن آف دی یورپین۔ ڈیر ڈیر پل دی جالل اوٹ۔ اواٹی ڈرلنگ کم اوٹ کم اوٹ سون۔ باہر آکر۔ او لارڈ۔ او لارڈ سیو آل اوائی۔ سیو ری۔ ہیڈ اس۔ ان دائی آرم۔ او لارڈ عیسیٰ کرائسٹ

لوگوں کی چہ مگوئیاں۔ ایک بولا۔ بھی میری کچھ کم نوے برس کی عمر ہوگی مینے۔ تمہاے صاحب۔ ایسا بھونچال کبھی نہیں دیکھا۔ اگر ہمارے صاحب سو ملٹ (منٹ) اور ہلاتو بس۔ ہمارے صاحب تمام زیناگرک (غرق) ہو جاتی۔ تہمارے صاحب۔ قیامت کا نزدیک ہے تمہارے صاحب +

دوسرا یوں بولا۔ ابھی یہہ کلجگ کا جمانہ (زمانہ) ہے پاپ بڑھگیا ہے تو بھی تو لوگ بچ (!) نہیں آتے۔ کل کئی مہاجنوں نے چند اکیا ہے کھیرات (خیرات) کرینگے +

تیسرا جناب عالی زلزلہ کیا تھا گویا قہر الٰہی تھا۔ اللہ ما اللہ بادشاہی مسجد کے مینار بید کیطرح ہل رہے تھے۔ بلکہ دو کلس گر بھی گئے۔ اور بادشاہی مسجد کا خفیف سا نقصان ہوا +

مسیحی۔ اے بھائیو آپ اس قدر حیران ہوکر زلزلہ کی نسبت کیوں گفتگو کررہے ہو یہہ زلزلہ جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو آیا یہہ تو صرف اس لئے آیا تا کہ لوگ خواب غفلت سے بیدار ہوں۔ خیال فرمائی جب بھونچال کی جنبش ہو رہی تھی۔ ملحد اور دہریہ کی زبان تک سے رام اور خدا ہی نکلا کہ فقرہ سرزد ہوا۔ اور جیسا مینے پہلے کہا کہ یہہ تو نبیوں سے تنبیہ دیا ہی زلزلہ تھا چنانچہ زمانہ سلف کی تاریخ میں یوں مرقوم ہی۔ ذکریاہ ۱۴ باب ۵ آیت اور تم میرے پہاڑوں کی وادی کو بھاگوگے . . . ہاں جسطرح سے تم شاہ یہوداہ عزیاہ کے ایام میں زلزلہ کے آگے بھاگے تھے اسیطرح سے بھاگوگے کیونکہ خداوند میرا خدا آئیگا اور سارے قدسی تیرے ساتھ اور اس دن ایسا ہوگا کہ نفیس انوار فلک کی روشنی نہ ہوگی پر نہایت کثیف منجمد ہو جائیگی دیگر بعض نجات دہندہ نے ۱۹ سو برس پیشتر سے ان حادثوں کی پیشینگوئی کی ہو۔ دیکھو لوقا ۲۱ باب ۱۰ ۱۱ پھر اس نے ان سے کہا کہ قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھائیگی۔ اور جگہ جگہ بڑے بڑے بھونچال آئینگے میری اور کال پڑیگا اور بھیانک چیزیں اور بڑے بڑے نشان آسمان سے ظاہر ہونگے + پس اے بھائیو جاگتے رہو اور دعا مانگو تاکہ امتحان میں نہ پڑو کون ہے وہ دیانتدار نوکر جو بیدار رہتا ہے کہ میرا مالک کب آتا ہے۔ کیونکہ خداوند یسوع مسیح کی آمد قریب ہے۔

راقم۔ جے ایس۔ ولیم۔ نظر ثانی از لاہور

فارن فیلڈ کی مشنریوں کی تعداد کے لحاظ سے ہال یونیورسٹی اول درجہ پر ہے جس کی طرف سے ۱۰۰ مشنری آئے۔ دوسرے درجہ پر اچپ ٹرنٹی وا جنکل سیزی ہے جسکی طرف سے ۹۱ مشنری بھیجے گئے۔ مچگین یونیورسٹی سے ۱۴ مشنری کام پر آئے اور یہہ تیسرے درجہ پر ہے۔ الینوئیس کی یونیورسٹی سے ۶۱ مشنری اور یہہ چوتھے درجہ پر ہے کیلیفورنیا کی یونیورسٹی میں سب سے زیادہ مشنری والینٹیئر ہیں جنکی فہرست میں ۱۴۰ مشنریوں کا نام درج ہی اور الینوئیس کی یونیورسٹی دوسرے درجہ پر ہے جسکی تعداد مشنریاں ۲۵ ہے +

واقعات ورایئں

لنڈن کا ایک اور مشہور گداگر جو پیٹر جونامی قابل ذکر ہے۔ اس کی ڈاڑھی بہت لمبی۔ بدن نحیف۔ شکل و صورت بہت ہی قابل رحم معلوم ہوتی تھی۔ اس کی بابت مشہور تھا۔ کہ چالیس سال سے یہہ مصیبت زدہ بڈھا کبھی بستر پر نہیں سویا۔ اور زمین پر پڑکر وقت گذار دیتا ہے۔ اس واسطے جو لوگ اسکے پاس سے گذرتے۔ وہ ضرور بڈھے جو کو کچھ نہ کچھ دیجاتے۔ شیخ سعدی کے قول کے مطابق سے قطرہ قطرہ شود بہم لبیار۔ دانہ دانہ است غلہ در انبار مسٹر جو کے پاس بہت کچھ جمع ہو گیا۔ لیکن یہہ راز کسی کو معلوم نہ تھا۔ جب وہ مرا۔ تو تین ہزار پونڈ نقد اس کے پاس سے نکلے۔ جو اس کی وصیت کے موافق بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں میں تقسیم کئے گئے اس قسم کا ایک دوسرا گداگر جسکا نام ڈنیال بگز تھا تیس سال تک بھیک مانگتا رہا۔ چونکہ یہہ ہمیشہ بیمار رہتا تھا۔ اسواسطے بہت سے لوگ اسے قابل رحم اور بیکس تصور کرکے بعض اوقات چاندی اور سونے کا سکہ بھی نذر کرتے تھے

اس گداگر نے اپنی کوٹھڑی میں کبھی کسی شخص کو داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔ اور تحقیق سے معلوم ہوا۔ کہ تیس سال کے عرصہ میں کبھی اپنی کوٹھڑی کی صفائی نہ کی۔ جس وقت انتقال کیا۔ اور اسباب کی تلاشی لی گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس غریب بوڑھے کے پاس دو ہزار روپیہ نقد جمع تھا اسکے علاوہ کچھ اور اسباب بھی تھا۔ بہت سے لوگ جب دیکھتے ہیں۔ کہ اب اُن کی محنت کرنے کے دن گذر گئے۔ اور پیرانہ سالی کے سبب سے معذور ہیں۔ تو بھیک مانگنے کو ہی اپنا پیشہ قرار دیتے ہیں۔ اور تجہیز و تکفین کے واسطے سرمایہ جمع کرتے رہتے ہیں۔ ولیم سیولشن کا حال ان سے بھی زیادہ دلچسپ ہے۔ یہ پہلے اخباری کا کام کیا کرتا تھا۔ جب دیکھا۔ کہ اب میں کام کے لائق نہیں رہا۔ تو بھیک مانگنی شروع کی۔ لیکن جب مرنے لگا۔ تو نان بائی سے فرمایش کی۔ کہ بارہ درجن میٹھی روٹیاں پکائے۔ اور بہت سے لطیف بسکٹ تیار کرے۔ کئی درجن مختلف قسم کی شراب کی بوتلیں طلب کیں۔ تاکہ جو لوگ میری تجہیز و تکفین کے واسطے قبرستان میں آویں اُن کی خاطر مدارات کی جاوے۔ اسکے بعد اُس نے قیمتی کفن منگوایا۔ اور گرجا کے احاطہ میں اپنی قبر تیار کرائی سامان تیار ہو چکا۔ تو اُس نے ایک عورت سے کہا۔ کہ جا کر فلاں پوشیدہ جگہ سے دفینہ نکال کر تمام بل ادا کر دے جس وقت سیولشن مرگیا۔ تو اُس کے مکان کی تلاشی لی گئی۔ بہت سا روپیہ برآمد ہونے کے علاوہ کچھ قیمتی سامان بھی پایا گیا۔ سب کی میزان نو سو پونڈ مالیت کی تھی۔ اس میں سے بیس پونڈ اسکی وصیت کے موافق اُس عورت کو دے گئے۔ جس نے اُسکا دفینہ نکالا تھا۔ اور شہر کے کل گداگروں اور غریبوں کو ایک بڑی دعوت دی گئی۔ اس کے واسطے بھی یہ مبلغ کدا گر کہ گیا تھا باقی روپیہ گورنمنٹ نے اُس کے جائز وارثان میں تقسیم کر دیا۔ مگر یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ اگر اس قسم کے گداگروں کی جو کہ بہت سا روپیہ اپنے مرنے کے بعد چھوڑ گئے ہیں پڑتال کی جاوے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ عورتوں کی تعداد بہ نسبت مردوں کے بہت زیادہ ہے۔ الیتھر ڈیوسی نامی ایک عورت تیس سال تک بھیک مانگتی رہی۔ لیکن جب اُس نے ۱۰۲ سال کی عمر میں دنیا کی راہ گیر سے نکلنے پائی۔ تو اس کے گھر کی تلاشی لینے پر معلوم ہوا۔ کہ وہ ایک سو ساٹھ پونڈ چھوڑ مری ہے۔ ڈکنس کے مرنے کے وقت تین سو پونڈ نقد اس کی کوٹھڑی سے برآمد ہوئے۔ ایک اور فرانسس بیٹ نامی گداگر عورت آٹھ سو پونڈ چھوڑ مری تھی۔ لیکن یہ خصوصیت صرف لنڈن دار الخلافہ انگلستان کی نہیں ہے۔ کہ یہاں کے فقراہت سے روپے جمع کر لیتے ہیں۔ بلکہ دنیا بھر کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ایسے واقعات کثرت سے سنے جاتے ہیں۔ شہر برلن کے ایک ویٹان نام پروفیسر کا ذکر ہے۔ کہ وہ دن کو تو لڑکوں کو پڑھاتا تھا۔ مگر رات کو بھیس بدل کر بھیک مانگا کرتا تھا۔ کہتے ہیں۔ کہ اس حریص پروفیسر نے آخر دم تک اپنے کام کو چھوڑا۔ اور یہ بھی اُس کی نسبت مشہور ہے۔ کہ وہ چالیس سال تک اپنے بھائی کی صورت دیکھنے سے بیزار رہا۔ کیونکہ اس نے بچپن میں ایک بیرنگ چٹھی لکھی تھی۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ شخص کیسا کنجوس منحوس اور کتنی حریص تھا۔ ہندوستان میں بھی ایسی مثالیں بہت سی ملیں گی۔ مگر چونکہ یہاں کے لوگوں کو اخبار بینی کا ایسا شوق نہیں ہے۔ جیسا کہ یورپ میں ہے۔ اس وجہ سے ایسے فقیروں کے حالات اخباروں میں درج نہیں ہوتے۔ امید ہے۔ کہ یہ حالات ناظرین اخبار رو آبہ نہایت دلچسپی سے پڑھیں گے۔ اگر اُن کے پسند خاطر ہوئے۔ تو اس قسم کے مضامین وقتاً فوقتاً پیش کیا کروں گا (از دو آبہ)

دہلی کے ریاووں کا نثر کلیسیا بھی بڑا ہی حیرت انگیز ہے۔ ریاول کی شام کو سینٹ جیمس کے لشپ صاحب کے ہاتھ سے بہت لوگ مستقیم ہوئے اور اس سے آئندہ کے منگل کی شام تک کل مستقیم شدہ لوگوں کی تعداد ۹۵ تھی۔

وکیل اور زمیندار کا قصہ۔ کسی گاؤں میں ایک سادہ لوح وغریب زمیندار نارٹو نامی رہتا تھا ایک دن اسکو شہر جانے کا اتفاق ہوا وہاں وہ ایک مشہور وکیل سے ملا۔ اور پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ زمیندار تو رات دن بیلوں کی طرح محنت کرتے ہیں اور پھر بھی کنگال ہیں۔ آپ لوگ صرف چند گھنٹے کام کرتے ہیں اور خوب عیش و عشرت سے گذران کرتے ہیں وکیل نے اپنی فیس لیکر ایک بند لفافہ نارٹو صاحب کے حوالہ کیا۔ گھر میں آن کر شام کے وقت زمیندار نے لفافہ کھولا۔ تو لکھا تھا مسٹر نارٹو جو کام آج کر سکتے ہو اُس کو کل پر مت ڈالو۔

زمیندار کا ہزاروں من چارہ باہر کھیت میں پڑا تھا فوراً اُس کو گھر لاکر مکان کے اندر رکھوا دیا۔ رات کو طوفان اور بارش موسلا دھار ہوئی۔ جن لوگوں کا چارہ باہر تھا سب بہ گیا اگلے دن سارے گاؤں میں صرف نارٹو ہی شاباش تھا۔ طاعون کا طوفان بارش کے طوفان سے بھی خوفناک ہے۔ اور لوگ طاعون کی دوائی قبل از وقت گھر میں موجود رکھتے ہیں۔ وہی نارٹو کی طرح خوش و خرم و بے فکر رہ سکتے ہیں۔ ہم نے کبھی نہیں سنا کہ کسی مریض نے ہماری دوا کا استعمال کیا ہو۔ اور وہ راضی نہ ہوا ہو۔ یا کسی تندرست آدمی نے اسکو تھوڑا تھوڑا استعمال کیا ہو اور وہ پلیگ کا شکار ہوا ہو۔ دوائی طاعون ہزار ہا جانیں بچا چکی ہے قیمت دو روپے فی شیشی ہے۔ ۲ خضاب مثل تیل پھولیل کے لگایا جاتا ہے۔ بالوں کو ریشم جیسے نرم رکھتا ہے سفید بالوں کو سیاہ بھنورے کے اصلی رنگت دیتا ہے قیمت دو روپے ۳۔ روغن و گولیاں۔ ان کے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں۔ اگر سفید ہو گئے ہوں۔ تو بھی آہستہ آہستہ سیاہ ہو جاتے ہیں قیمت دو روپے۔ ۴۔ گلگونہ۔ چہرہ سے جھریاں چھائیاں سیاہ داغ و کیل دور کرتا ہے۔ اور چہرہ کو خوب صورت و بارونق رکھتا ہے قیمت عہ روپیہ ٭ محصول ڈاک بذمہ خریدار خط و کتابت کا پتہ۔

ڈاکٹر کیسر سنگھ ایم۔ اے بجگم ہسپتال فیروز پور شہر پنجاب

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور

روضۃ الکبریٰ کی آتشزدگی قیصر نیرو کے زمانے کا ایک تاریخی ناول ۸ ورجل کی نظم اینیڈ کا قصہ جنگ ٹرائے اسکی بربادی اور اینیڈ کے سفر و مصائب کے حالات مع سوانح عمری ورجل ۸ الیڈ اور اوڈسے کا قصہ جنگ ٹرائے اور یولیسیس کے سفر مصائب کے حالات مع سوانح عمری ہومر اور یونانیوں کا علم الاصنام قیمت ۳ تاریخ بائبل مصنفہ ڈاکٹر ملیگی صاحب کے اور جن قوموں کا اسمیں ذکر آیا ہے انکے تاریخی حالات ہیں ۔ ۵۵ صفحہ ۲ الہام بائبل مصنفہ ڈاکٹر پیٹرسن سمتھ اس میں بائبل کی ماہیت اور حیثیت پر مفصل بحث ہے ۱۲ یسوع مسیح کی گرفتاری اور موت از ڈاکٹر اسٹاکر صاحب اس میں علاوہ تاریخی حالات و اخلاقی شریعت کے ان ساتوں مقولوں پر مفصل بحث ہے جو خداوند یسوع مسیح زبان سے صلیب لٹکے تھے قیمت ۱۲ الفریڈ اعظم کی سوانح عمری ۲ سکندر اعظم کی سوانح عمری ۲ میرے رہنے کا گھر جسم انسانی کا دلچسپ حال با تصویر ۲ سورج چاند ستارے علم ہیئت کا ایک مبسوط با تصویر رسالہ جس میں اسوقت تک کی دریافتوں کا ذکر ہے ۸ تاریخ یونان اس میں یونانیوں کی تاریخ فتوحات اور عروج و زوال کے اسباب درج ہیں ۔ قیمت زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ اس میں مسیحیوں کے ایمان کی بنیاد مسیح اور اناجیل کے حق میں جو معتبر ثبوت میں ان کا ذکر ہے قیمت ۲ حیات المسیح ۔ یسوع مسیح کی زندگی اسکے کاموں اور تعلیمات پر بحث ہے قیمت ۲ معذرت نامہ سقراط جس میں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا مفصل حال درج ہے ۔ قیمت ۸ +

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کیطرف سے اسبات پر حکیمانہ شہادت ہے ۔ ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن وغیرہ دیا ہے اور اسوقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً چالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر بیمہ نہیں دیتا ہے اس میں ہند کا ایک مسیحی اپنی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے ۔ جس کسی کو چاہئے مینجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر بھیجینگے درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں ان دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرانا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ۔

المشتہر

پادری ہوا نیٹرسے کلارک مینجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

ضرورت

مڈل سکول کے لئے ایک تجربہ کار ہیڈ ماسٹر اور ایک تھرڈ ماسٹر کی ضرورت ہے ۔ صرف مسیحی طبیعت والے مسیحی ہی درخواست کریں +

پادری ڈبلیو ۔ وی ۔ کے ۔ ٹرہنرسی ۔ ایم ۔ ایس آگرہ

—— + ——

۱۸ مئی ۱۹۰۵ء کا اتوار جان ناکس کی پیدایش کے چار سوویں سال کی یادگاری کا جلسہ منانے کے لئے سفارش کی گئی ہے ۔ تمام دنیا کی پریسبٹیرین اس کے منانے کا انتظام کر رہی ہیں امید کی جاتی ہے ۔ کہ ہند کی پریسبٹیرین الائنس بھی اس کام میں حصہ لیگی +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ عا
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " ۱۲ " عا
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم آٹھواں حصہ	عا	۱۲	سے
چوتھائی کالم	۱۲	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	للعہ
پورا کالم	عہ	للعہ	مہ
پورا صفحہ	مہ	مہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر فی کالم ۲ بعد کے لئے ۱ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر وار سنڈے سکول با محصول ۴ " " معہ محصول عہ

قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

اشتہارات

ٹائپ نویسی ۔ اختصار نویسی ۔ بکمہ کیپنگ ۔ طریقہ خط و کتابت وغیرہ کرسچن بوائز ہائی سکول لودیانہ کے متعلق ایک شاخ اور کھولی گئی ہے جسمیں مندرجہ بالا مضامین بڑی عمدگی سے سکھلائے جاتے ہیں داخلہ کیلئے انگریزی کی عمدہ لیاقت ضروری ہے مفصل حالات ذیل کے پتہ پر خط روانہ کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں

پرنسپل سی ۔ بی ۔ ہائی سکول لودیانہ

پادری ای ۔ ایم ۔ ویری صاحب ڈی ۔ ڈی ۔ ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے واسطے مشن پریس لودیانہ ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا +